لکل شیء زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم (الحدیث)

ترجمہ: ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے

سلسلہ مفید بیانات (01)

رمضان المبارک کی قدر کریں

عالم ربانی، محی السنۃ حضرت مولانا

مفتی عبد القادر صاحب قدس سرہٗ

شیخ الحدیث ومفتی دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

★ جامع مسجد امداد محلہ اشرف آباد نزد سول ہسپتال ملتان روڈ کبیر والا ★

بسلسلہ مفید بیانات......(۱)

رمضان المبارک

کی قدر کریں!

رمضان المبارک کا احترام، رمضان کو رمضان کہنے کی وجہ، رمضان کے پانچ حروف اور پانچ انعامات، ایک روزے کا اجر وثواب، رمضان کی ہر رات ایک اعلان، شیاطین قید کردئے جاتے ہیں، نمازِ تراویح کا اجر، نیکیوں کا موسمِ بہار، رمضان میں نیکی کرنا آسان۔

بیان

محی السنۃ عالمِ ربانی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کبیروالا

مرتب

محمد سعد مدرس جامعہ دارالعلوم کبیروالا

مکتبۃ الامداد

جامع مسجد امداد و مدرسہ اشرف المعارف کبیروالا

آئینۂ مضامین

آئینۂ مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُأَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍوَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًاكَثِيْرًا. أَمَّابَعْدُ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًاوَّاحْتِسَابًاغُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ أَوْ كَمَاقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح بخاری، باب صوم رمضان احتسابا من الایمان)

رمضان المبارک کے روزوں پر انعام

جوحدیثِ پاک پڑھی گئی ہے اس میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

فرمایا: جوآدمی ماہِ رمضان کے روزے رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن بھی ہو۔ مومن اُس کو کہتے ہیں: ''جو دین کی ساری باتوں کو مانتا ہو'' اگر نعوذ باللہ ایک بات کا بھی انکار کر دیا تو مومن نہیں رہے گا، عمل کرنا الگ بات ہے۔ عمل کرنے والا تو خیر کامل مومن ہوتا ہے، کوئی آدمی عمل نہ کرے لیکن دین کی ساری باتوں کو مان لے تو مومن وہ بھی ہے لیکن صرف بدعمل ہے۔

تو فرمایا مومن ہو، ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور دل میں یہ نیت ہو کہ میں اس لئے روزے رکھ رہا ہوں کہ میرا خالق و مالک مجھ سے راضی ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کیا انعام عطا فرمائیں گے؟ فرمایا:

غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ قضا نہ کرے، کوئی روزہ نہ چھوڑے۔

عمر بھر کے روزے اور رمضان کا ایک روزہ

ایک حدیث پاک میں آتا ہے:

مَنْ اَفْطَرَيَوْماًمِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَامَرَضٍ فَلَنْ يَّقْضِيَهٗ صِيَامَ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَلَوْصَامَ الدَّهْرَ. (سنن دارمی، باب من افطر یوما من رمضان)

جو آدمی ماہ رمضان کا ایک روزہ بغیر عذر چھوڑ دے اور اُس کے بعد ساری عمر روزے رکھتا رہے تو بھی اُن روزوں کا ثواب ماہِ رمضان کے ایک روزے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

نمازِ تراویح کا اجر وثواب

اسی طرح حدیثِ پاک میں آتا ہے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من قام رمضان)

جو آدمی ماہِ رمضان میں قیام کرتا ہے، قیام کا مطلب یہ ہے کہ: رات کو عبادت کرے، تراویح پڑھے۔ اور مؤمن بھی ہو، نیت بھی اچھی ہو، ثواب کی نیت ہو تو فرمایا اُس کے بھی سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

کتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے اور وہ جنت میں چلا جائے گا، اللہ کا پیارا بن جائے گا۔

ماہِ رمضان میں نیکی کرنا آسان ہوتا ہے

اور ماہِ رمضان میں نیکی کرنا آسان بھی ہوتا ہے، اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم رمضان کے علاوہ کوئی نیکی کرنا چاہیں تو بڑی مشکل پیش آتی ہے، کئی رکاوٹیں کھڑی ہوجاتی ہیں، خود انسان کا نفس بھی رکاوٹ ڈالتا ہے کیونکہ نفس لذتوں کا طالب ہے، یہ کہتا ہے لذت ہو، آزادی ہو، جب نیکی کی بات اُس سے کی جائے تو کہتا ہے میری آزادی میں خلل آتا ہے، تو نفس بھی روکتا ہے، اور شیطان بھی روکتا ہے لیکن اگر ماہ رمضان میں نیکی کرو تو بڑی آسانی ہوجاتی ہے۔

شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں

حدیث سریف میں آتا ہے کہ جب یہ مبارک مہینہ آتا ہے تو:

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْن

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب ہل یقال رمضان ومن رای کلہ واسعاً)

اللہ تعالیٰ شیطانوں کوجکڑ دیتے ہیں۔جب شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں تو وہ گناہ نہیں کراسکتے، اس لئے ماہ رمضان میں نیکی کرنا آسان ہوتا ہے اگرتھوڑی سی فکر ہو،تھوڑا سا احساس پیدا ہو جائے کہ ہم بھی نیکی کریں، گناہوں سے بچیں تو بڑی آسانی سے آدمی نیکی کر لیتا ہے، ہمت پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر گناہ کیوں ہوتے ہیں؟

شاید آپ کے دل میں خیال ہوکہ جب شیاطین بندھے ہوتے ہیں پھر تو گناہ بالکل ہی نہیں ہونے چاہئیں جبکہ ماہِ رمضان میں بھی گناہ ہو رہے ہیں، چلو تھوڑے سہی۔لیکن پھر بھی گناہ تو ہو رہے ہیں،کئی لوگ روزہ خور ہیں بلاعذر روزہ نہیں رکھتے،کُھلے عام کھاتے پیتے رہتے ہیں اور بھی کئی قسم کے گناہ ہو رہے ہیں بازار جاؤ تو دکانوں پر گانے باجے چل رہے ہیں۔

اب دیکھو! جمعہ کی آذان کے بعد خرید وفروخت حرام ہے لیکن بازار چلے جاؤ دکانیں کھلی ہیں حالانکہ یہ گناہ اور حرام ہے،اِس کی سزا کا پتہ قیامت کے دن چلے گا،دنیا دارالامتحان ہے انسان گناہ کرتا ہے سزاء نہیں ملتی،کبھی دیر سے ملتی ہے کبھی دنیا میں نہیں ملتی آخرت میں ملے گی،جہنم کی آگ میں جانا پڑے گا،تو کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ شیاطین تو بندھے ہوئے ہیں پھر گناہ کیوں ہو رہے ہیں؟

نفس بھی ایک چھوٹا شیطان ہے

اس کا جواب یہ ہے کی شیاطین تو بندھے ہوئے ہیں لیکن جو انسان کا نفس

ہے یعنی انسان کی وہ قوت جو انسان کو گناہ پر آمادہ کرتی ہے اس کو "نفس" کہتے ہیں۔ یہ نفس گیارہ مہینے شیطان کی صحبت میں رہتا ہے اُس کے کہنے پر چلتا رہتا ہے تو یہ بھی ایک چھوٹا سا شیطان بن جاتا ہے یہی گناہ کراتا ہے، شیطان تو بندھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن نفس تو بندھا ہوا نہیں ہوتا یہی نفس گناہ کراتا ہے۔

نفس سے پناہ مانگو

اس لئے اللہ والوں کا فرمان ہے کہ: جتنی اللہ تعالیٰ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگو اتنی اپنے نفس کے شر سے بھی پناہ مانگو یہ بھی انسان کو گناہ پر لگانے والا ہے۔

اس لئے ایک حدیث پاک میں سمجھایا گیا ہے کہ یہ دعا بھی کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ نَفۡسِیۡ،

(مصنف ابن ابی شیبہ، ماذکر فیمن سأل النبی ﷺ)

یا اللہ! میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یہ نفس بھی انسان کو نقصان دیتا ہے، نیکی کی طرف آنے نہیں دیتا، گناہ کے فوائد بتلاتا ہے، تو اگر شیاطین بندھے ہوئے ہیں، نفس تو کھلا ہوا ہے یہ بھی ایک چھوٹا سا شیطان بن جاتا ہے، گناہ کرانے لگتا ہے۔

ہر رات یہ اعلان ہوتا ہے

بہرحال یہ مہینہ بڑا مبارک مہینہ ہے اس ماہ کی ہر رات میں یہ اعلان ہوتا ہے اگرچہ ہم اور آپ نہیں سنتے، جنہوں نے سنا ہے انہوں نے بتلایا ہے یعنی سرور دو جہاں ﷺ نے بتایا ہے، فرمایا کہ ہر رات یہ اعلان ہوتا ہے:

یَابَاغِیَ الۡخَیۡرِ! اَقۡبِلۡ، وَیَابَاغِیَ الشَّرِّ! اَقۡصِرۡ،

(جامع ترمذی، ابوب الصوم، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان)

اے نیکی کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ، نیکی کا سیزن آ گیا ہے۔ اور اے بُرائی کے طلب کرنے والے !اب رک جا،اب برائی کا موقع نہیں ہے، برائی کا موسم نہیں ہے، مبارک مہینہ آ گیا۔

رمضان کو''رمضان'' کہنے کی وجہ

علماء فرماتے ہیں کہ: رمضان کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ رمضان یہ''رَمْض'' سے ہے (را، میم، ضاد) اس کا معنی ہے''جلانا'' جیسے حدیث پاک میں آتا ہے:

حِيْنَ تَرْمُضُ الْفِصَالُ،

(صحیح مسلم، باب صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال)

جب اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں تو چاشت کا وقت وہی ہے، یعنی اتنی گرمی ہو جائے تو چاشت کا وقت ہو جاتا ہے، تو''رمض'' کے معنی جلنے کے ہے اور رمضان کو''رمضان'' اس لئے کہتے ہیں کہ جو آدمی ماہِ رمضان کی قدر کرتا ہے، روزے رکھتا ہے اس کے سارے گناہ جلا دیئے جاتے ہیں، سارے گناہ مٹ جاتے ہیں اور وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

(روح البیان، سورۃ التوبہ، آیت:36)

رمضان کے پانچ حروف اور پانچ انعام

''رمضان'' کے لفظ میں پانچ حرف ہیں: (ر۔م۔ض۔ا۔ن) تو جو آدمی اِس ماہ میں گناہ سے بچتا رہے، اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پانچ

انعام عطا فرماتے ہیں:

پہلا حرف ''را'' ہے۔را، سے ''رِضْوَانُ اللّٰہ'' یعنی اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجاتے ہیں۔

دوسرا حرف ''میم'' ہے۔میم، سے مراد ''مَغْفِرَۃُ اللّٰہ'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں، دو انعام ہوگئے۔

تیسرا حرف ''ضاد'' ہے۔ضاد، سے مراد ''ضَمَانُ اللّٰہ'' ہے یعنی یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے ذمہ دار بن جاتے ہیں۔

چوتھا حرف ''الف'' ہے۔الف، سے مراد ''اُلْفَۃُ اللّٰہ'' یعنی ماہِ رمضان میں جو آدمی پابندی سے روزے رکھے گا اس ماہ کی قدر کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ سے الفت ہوجائے گی اللہ سے محبت ہوجائے گی۔

اور میرے عزیز بھائی! ساری نیکیوں کی چابی اللہ تعالیٰ کی محبت ہے، اگر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت پیدا ہوجائے تو سارا دین آسان ہوجاتا ہے۔

اسی کو کہتے ہیں ۔

از محبت تلخہا شیریں بود

محبت کی وجہ سے کڑوی چیزیں بھی میٹھی ہوجاتی ہیں۔

پانچواں حرف ''نون'' ہے۔نون، سے مراد ''نَوَالُ اللّٰہ'' ہے۔نوال احسان اور نعمت کو کہتے ہیں یعنی روزے دار کو اللہ تعالیٰ کا انعام ملے گا، جیسے کوئی طالب علم امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرتا ہے تو اس کو انعام دیا جاتا ہے، اسی طرح جو ماہ رمضان بھی صحیح طریقے سے گذارے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو انعام ملے گا۔(غنیۃ الطالبین، شیخ عبدالقادر جیلانی)

گناہ چھوڑنے کا تہیّہ کرلیں

اس لئے بھائی رمضان بڑا مبارک مہینہ ہے اس کی قدر کریں،اس میں وقت ضائع نہ کریں،گناہوں کوتو بالکل ہی چھوڑ دیں،کسی گناہ کے قریب نہ جائیں،کوئی گناہ ہوجائے تو فوراًتوبہ کرلیں،آخرانسان ہے گناہ ہوجاتا ہےلیکن دل میں یہ تہیہ کرلیں کہ کم ازکم ماہ رمضان میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی،ڈٹ جائے، نفس کامقابلہ کرے، انسان جب استقامت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توفیق عطافرماتے ہیں،کیونکہ شیطان اورنفس نیک لوگوں پرغالب نہیں آسکتے۔

حق تعالیٰ کافرمان ہے:

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ،

(سورۃ النحل،ایت:99،100)

''شیطان کاغلبہ ایمان والوں پراوراپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں پرنہیں ہوتا بلکہ شیطان کاغلبہ تو اُن لوگوں پرہوتا ہے جوشیطان کےدوست ہوتے ہیں''

بس انسان ذرامظبوط ہوجائے،ہمت سے کام لے۔سوچئے!دنیاکے لئے ہم کتنی محنت کرتے ہیں دین کے لئےبھی محنت کرنی چاہئے۔نفس توکہے گا کہ یہ گناہ بھی کرلو،وہ گناہ بھی کرلواُس کوکہوکہ میں گناہ کرکے اپنے مالک کوناراض نہیں کرناچاہتا،میں تیری بات نہیں مانتا،تومیراخداتونہیں ہے،میراخداتومیراخالق ومالک ہے،میں نےتواس کی اطاعت کرنی ہےتیری اطاعت نہیں کرنی۔

ایک نیکی کے عوض لاکھوں کروڑوں نیکیاں

ایک حدیثِ پاک میں آتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
ابن آدم جو عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کو بڑھاتے ہیں ہر عمل کا ثواب دس گنا عطا فرماتے ہیں اور کبھی دس گنا سے بھی زیادہ بھی عطا فرماتے ہیں:

اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ،

سات سو گنا تک بھی عطا فرماتے ہیں ایک نیکی کرو تو سات سو نیکیاں مل جاتی ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق، باب فضل الصیام)

کھجور کا دانہ احد پہاڑ کے برابر

بلکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے عوض لاکھوں کروڑوں نیکیاں دیتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے فرمایا: ایک آدمی اللہ کی راہ میں ایک چھوہارا دیتا ہے، کھجور کا ایک دانہ دیتا ہے اللہ جل شانہ اُس کھجور کے دانے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں، اللہ جل شانہ کے ہاتھ بھی اس کی شان کے مطابق ہیں، ایسے نہیں ہیں جیسے ہمارے تمہارے ہاتھ ہیں، انگلیاں ہیں، ہتھیلی ہے، ایسے نہیں۔ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس دانے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں:

كَمَا يُرَبِّىْ أَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ،

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب)

اُس کو بڑھاتے ہیں ایسے بڑھاتے ہیں جیسے تم لوگ گھوڑیوں کے بچے پالتے ہو۔ کتنی محنت کرتے ہو، اللہ جل شانہ بھی اس کھجور کے دانے کو اسی طرح پالتے ہیں، بڑھاتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوجاتا ہے اب

اُحد پہاڑ کے ٹکڑے کھجور کے دانے کے برابر کئے جائیں تو کتنے ہو جائیں گے؟ یقیناً کروڑوں سے بھی متجاوز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بہت کچھ عطا فرماتے ہیں۔

روزے کی جزاء اللہ تعالیٰ خود عطاء فرمائیں گے

یہ قاعدہ باقی اعمال کے بارے میں ہے، روزے کے بارے میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ فرمایا:

إِلَّاالصِّيَام فَإِنَّهُ لِيُ وَأَنَاأَجْزِىُ بِهِ،

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب ہل یقول انی صائم اذا شتم)

روزہ میرے لئے ہے میں خود ہی اس کی جزا دیتا ہوں، باقی جتنے اعمال ہیں اللہ تعالی نے ان کی جزا ملائکہ کے ذمہ لگائی ہوئی ہے لیکن روزہ ایسی عبادت ہے فرمایا کہ میں خود ہی اس کی جزا دیتا ہوں کیونکہ روزہ میرے لئے ہے۔

روزہ ایک مخفی عبادت ہے

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ نماز بھی تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیسے فرمایا کہ: ''روزہ میرے لئے ہے'' انسان جتنی عبادات کرتا ہے وہ سب اللہ ہی کے لئے تو ہوتی ہیں، نماز پڑھتا ہے تو اللہ کے لئے۔ زکوۃ دیتا ہے تو اللہ کے لئے دیتا ہے، حج کرتا ہے تو اللہ کے لئے کرتا ہے۔ پھر اس کا کیا معنی؟ کہ روزہ اللہ کے لئے ہے؟

علما فرماتے ہیں کہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی جو عبادات ہم تم کرتے ہیں اس کا دوسروں کو بھی پتہ چل جاتا ہے آپ نماز پڑھ رہے ہیں دوسرے کو بھی پتہ چل رہا ہے، آپ ایک ہزار روپیہ کسی غریب کو زکوٰۃ دے رہے ہیں دوسرے بھی دیکھ

رہے ہیں۔حج پر گئے ہوئے ہیں سب کومعلوم ہے،لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی کواس کا پتہ نہیں چلتا۔

ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، ہوسکتا ہے تنہائی میں جا کر کھاپی لیتا ہو،ہمیں کیا پتہ؟اس لئے یہ روزہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک خاص راز ہوتا ہے اس لئے فرمایا''فَاِنَّهٗ لِیْ'' یہ میرے لئے ہی ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب فضل الصوم)

روزے دار کی اللہ تعالیٰ سے مشابہت

دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ کے متعلق اللہ پاک نے اس لئے فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے کیونکہ جب انسان روزہ رکھ لیتا ہے تو:

تَخَلُّقُ بِاَخْلَاقِ اللّٰه

کی صفت اپناتا ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے دیکھو! اللہ تعالیٰ کھانے سے بھی پاک ہیں، پینے سے بھی پاک ہیں، جنسی تعلقات سے بھی پاک ہیں۔تو جو آدمی روزہ رکھ لیتا ہے گویا وہ اللہ جل شانہ کی مشابہت اختیار کرتا ہے''تَخَلُّقُ بِاَخْلَاقِ اللّٰه'' کا مصداق ہوجاتا ہے اس لئے فرمایا روزہ میرے لئے ہے۔اوراس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ غیر اللہ کے لئے کبھی کسی نے روزہ نہیں رکھا۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

روزہ حقوق العباد میں نہیں دیا جائے گا

بعض علماء نے ایک وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جو آدمی کسی کا حق کھا جاتا ہے مثلاً پیسہ کھا گیا، زمین دبالی، مکان دبالیا، غرض کوئی زیادتی وظلم کرنے والا ہوتا ہے

قیامت کے روز اُس کی نیکیاں عوض میں دوسرے کو مل جائیں گی۔اُس کی نمازیں، تسبیحات، صاحبِ حق کو مل جائیں گی ،لیکن روزہ حقوق العباد میں نہیں دیا جائے گا اس کے علاوہ دوسری نیکیاں چلی جائیں گی روزہ نہیں جائے گا۔

(فتح الباری وعمدۃ القاری، باب فضل الصوم)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روزہ میرے لئے ہے میں خود ہی اس کی جزاء دیتا ہوں۔

تلاوت وتسبیحات اوراستغفار کا اہتمام کریں

تو رمضان بڑا مبارک مہینہ ہے اِس میں نیکی کی پوری کوشش کریں جتنا زیادہ ہوسکے قرآن پاک کی تلاوت کریں، بشرطیکہ آپ کے الفاظ کی ادائیگی صحیح ہو اگر صحیح نہ ہو تو صحیح کرلیں روزانہ پابندی سے تلاوت کریں۔ایسے ہی تسبیحات میں سے یہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَر،

(صحیح بخاری، باب اذا قال واللہ لا اتکلم الیوم)

کلمہ طیبہ: لَا إِلٰـــهَ إِلَّا الـــلّٰـــهُ پڑھتے رہیں پندرہ بیس مرتبہ کے بعد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه بھی ساتھ ملائیں، کیونکہ کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ذکر ہے اور دوسرا حصہ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه عقیدہ ہے۔

استغفار کرتے رہیں۔استغفار کی بھی بہت تاکید آئی ہے، ماہ رمضان میں جو عبادات کرنے والی ہیں روزہ اور تراویح کے علاوہ اُن میں سے ایک اہم عبادت استغفار بھی ہے۔

استغفار کا معنیٰ اور اس کے فوائد

''استغفار'' کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالی سے معافی مانگنے کو کہتے ہیں، جیسے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ

پڑھنا۔ میں اللہ تعالیٰ سے ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں، اُس کی طرف رجوع کرتا ہوں'' یہ ''استغفار'' ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا ''استغفار'' ہے اس کا بڑا ثواب ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، (ابوداؤد، باب فی الاستغفار)

جو آدمی کثرت سے استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نکال دیں گے، آج کتنے مسلمان ہیں جو کسی نہ کسی تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔

اور فرمایا: ہر غم سے اس کو نکال دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں جہاں سے اس کو توقع بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ وہاں سے پیسہ دیتے ہیں جہاں سے اُس کو وہم وگمان ہی نہیں ہوتا۔

ایک اللہ والے کا واقعہ

ایک اللہ والے کا واقعہ ہے کہ اُن کی بیوی نے اُن کو دو درہم دیئے، کہا کہ آج گھر میں آٹا نہیں ہے اِن کا آٹا لے آؤ، انہوں نے دو درہم لئے اور بازار چل پڑے۔ دیکھا ایک لڑکا رو رہا ہے، پوچھا: بھائی کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا کہ

میرے مالک نے مجھے دو درہم دیئے تھے اور کہا تھا کہ بازار سے سودا لے آؤ، لیکن وہ دو درہم مجھ سے گم ہو گئے ہیں اب وہ میری پٹائی کرے گا، تو اُس بزرگ نے کیا کیا؟ جن دو درہموں کا آٹا لینے آئے تھے وہ اُس کو دے دئے، اب گھر میں آٹا نہیں ہے، وہ درہم اس لڑکے کو دے کر بیٹھے ہوئے ہیں، یا اللہ! کیا کروں؟ اب گھر جاتا ہوں تو بیوی لڑے گی کہ میں نے پیسے دیے تھے آٹا کیوں نہیں لائے۔

انہوں نے سوچا کہ چلو وقت پاس کرلوں دیر سے گھر جاؤں گا، یہ سوچ کر اپنے ایک دوست کی دکان پر جا کر بیٹھ گئے وہ دوست بڑھئی تھے، لکڑی کا کام کرتے تھے، آپ جانتے ہیں کہ لکڑی والے کے پاس رندہ مارنے کی وجہ سے لکڑی کا بُرادہ اکٹھا ہوتا رہتا ہے اُس کے پاس بھی بہت سا لکڑی کا برادہ جمع تھا تو اُس دکان دار نے اس بزرگ سے کہا کہ بھائی میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو کچھ تحفہ دوں مگر اِس وقت میرے پاس اور تو کچھ نہیں ہے صرف یہ لکڑی کا برادہ پڑا ہوا ہے اِس کی بوری بھرلو اور گھر لے جاؤ، اِس سے آگ جلانا، انہوں نے کہا، بہت اچھا۔ بس بُرادے کی بوری بھر لی اور جب مغرب ہوگئی تو سوچا اب گھر جاتا ہوں یہ بوری گھر رکھ کر جلدی سے واپس آ جاؤں گا، پھر عشاء پڑھ کر گھر جاؤں گا جب بچے سو چکے ہوں گے، اِس طرح بیوی کی لڑائی سے بچ جاؤں گا۔ بس وہ برادہ اُٹھایا مغرب کی نماز سے پہلے گھر پہنچے جلدی سے گھر رکھا اور مسجد کی طرف بھاگے، مسجد میں پہنچے، نماز پڑھی، اب نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے سوچ رہے ہیں کہ گھر کیسے جاؤں؟

اللہ والے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، سوچا کسی کے سامنے ہاتھ کیسے پھیلاؤں؟ بس عشاء پڑھ کر گھر گئے جب گھر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں ماشاء اللہ بیوی نے روٹیاں پکائی ہوئی ہیں یہ خاموشی سے جا کر بیٹھ گئے، بیوی کہنے لگی آج جس

دکان سے آٹا لائے ہو آئندہ اسی دکان سے ہی لایا کرو آج آٹا بہت اچھا تھا ایسا آٹا تو تم پہلے کبھی نہیں لائے۔ جو برادہ لے آئے تھے وہ آٹا بن چکا تھا، انہوں نے شکر کیا، زبان سے بھی الحمدللہ کہا، اور دل سے بھی شکر ادا کیا۔

روزی دینے والے اللہ تعالیٰ ہیں

تو بھائی روزی دینے والے اللہ تعالیٰ ہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جائے تو وہ ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے توقع بھی نہیں ہوتی اس لئے جب بھی خدانخواستہ کوئی پریشانی ہو، کوئی تنگدستی ہو، کوئی مصیبت آجائے، اُس کا حل یہ ہے کہ استغفار کرو: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ.

(سنن ابی داؤد، باب فی الاستغفار)

پڑھو، سو دفعہ پڑھ لو، دو سو دفعہ پڑھ لو۔ بہتر ہے پانچ سو دفعہ پڑھ لو۔ اللہ والوں کا یہی مشورہ ہے۔ فرمایا ؎

غم چوں بینی زود استغفار کن
غم از حکمِ خالق آمد کار کن

جب غم دیکھو تو جلدی استغفار کرو کیونکہ غم اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے تو توبہ استغفار کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لو، غم ٹل جائے گا۔

رمضان کا احترام ضروری ہے

اس مہینے میں خود بھی روزہ رکھیں، اپنی بالغ اولاد سے بھی روزہ رکھوائیں اور بچوں کو روکیں کہ وہ کُھلے عام نہ کھائیں۔ کئی بچے بے باک ہوتے ہیں، لوگوں کے

سامنے کھاتے رہتے ہیں، اِس سے اُن کو روکیں ماہِ رمضان کا احترام ضروری ہے۔

بلکہ علماء نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو آدمی معذور نہ ہو اور کھلے بندوں دیدہ دلیری سے ماہ رمضان میں کھانے لگے تو وہ واجب القتل ہے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، باب مایفسد الصلوٰۃ ومالایفسدہ)

لیکن قتل کرنا حکومت کا کام ہے۔ کہیں آپ سوچیں کہ ہم بھی یہ ثواب لے لیں۔ نہیں، بلکہ یہ اُس کا کام ہے جس کے پاس حکومت ہو۔ اس لئے تمام مسلمانوں پر رمضان کا احترام ضروری ہے۔

رمضان المبارک کے احترام پر ایک مجوسی کا واقعہ

ایک کتاب میں واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مجوسی آگ پرست تھا جب رمضان شریف کا مہینہ آجاتا تو وہ اپنے لڑکے کو روکتا کہ دیکھو مسلمانوں کے سامنے نہ کھایا کرو یہ مہینہ مسلمانوں کے ہاں قابلِ احترام ہے تم بھی اس کا احترام کیا کرو۔

ایک دن اُس کا لڑکا کُھلے بندوں کھا رہا تھا اُس مجوسی کو غصہ آیا، جا کر بیٹے کو تھپڑ مارا، کہا تمہیں حیا نہیں آتی اگر چہ ہمارے مذہب میں روزہ نہیں ہے لیکن مسلمانوں کے مذہب میں تو روزہ ہے یہ اُن کا محترم مہینہ ہے اور تم لوگوں کے سامنے کھا رہے ہو، کچھ عرصہ کے بعد وہ مجوسی مر گیا جو شہر کے بڑے عالم تھے، خواب میں اُن کی اس مجوسی سے ملاقات ہوئی، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ مجوسی جنت میں سیر کر رہا ہے۔ تھا تو آگ پرست، لیکن جنت میں پہنچا ہوا ہے۔ تعجب ہوا، کہا، بھائی تم تو مسلمان نہیں تھے تم جنت میں کیسے آ گئے؟ کہا میں نے مرنے سے ایک دو دن پہلے کلمہ پڑھ لیا تھا اس لئے میں مسلمان ہو کر مرا ہوں۔ تو عالم نے پوچھا کہ اللہ کا یہ انعام

تم پر کیسے ہوا؟ کہا بات یہ ہے کہ ایک دفعہ میرا لڑکا کھلے بندوں ماہ رمضان میں کھا رہا تھا میں نے اس کو روکا اور اس کو تھپڑ مارا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے مجھے ایمان کی توفیق نصیب فرما دی، مجھے ایمان مل گیا، اب میں جنت میں پہنچ گیا ہوں۔

اس مبارک ماہ میں ہر عبادت میں حصہ لو

اس لئے یہ بڑا مبارک مہینہ ہے اِس مبارک مہینے میں تمام نیکیوں کی کوشش کرو، نمازیں خوب پڑھو، نفلیں خوب پڑھو، تلاوت خوب کرو، دعائیں خوب مانگو، غریبوں کی امداد خوب کرو، اللہ نے پیسہ دیا ہے تو اُس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو، پھر رمضان کا پتہ نہیں نصیب ہوگا یا نہیں؟ زندگی ہوگی یا نہیں؟ غریبوں کو افطاریاں کراؤ، کسی کے کپڑے نہیں ہیں تو اس کو کپڑے لے کر دو، کسی کے ہاں آٹا نہیں ہے اس کو آٹا لے کر دو۔

ابھی ایک دوست سنا رہے تھے کہ: میں ایک دکان دار کے پاس گیا، کئی دکان دار بھی اللہ والے ہوتے ہیں اُس کے پاس ایک غریب عورت آئی ہوئی تھی اور وہ اپنے نوکروں کو کہہ رہا تھا کہ اس کو ایک ڈبہ گھی کا دے دو، اتنی چینی دے دو، اتنا آٹا دے دو، بہت ساری چیزیں اس نے دینے کو کہیں۔

صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا

یاد رکھو! اللہ کی راہ میں دینے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ جانب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ

جو تم اللہ کی راہ میں صدقہ دیتے ہو وہ مال کم نہیں ہوتا، مثلاً دس ہزار

تمہارے پاس تھے،تم نے ایک ہزاراللہ کی راہ میں دے دیا، دیکھنے میں تو ایک ہزار کم ہوگیا ہے لیکن حقیقت میں کم نہیں ہوا اُس نو ہزار میں وہ کام چل جائے گا جو دس ہزار میں بھی نہ چل سکتا۔

اللہ والے سخی ہوتے ہیں،آپ اور ہم بھی اللہ والے بن جائیں،سخی بن جائیں،اللہ نے پیسہ دیا ہے،زکوٰۃ دو،خیراتیں دو،غریبوں کی امداد کرو۔

عیبوں کا تحفہ

ایک اللہ والے کی بات یاد آئی ہم تو اپنے نفس کے بڑے معتقد ہوتے ہیں،ہماری نظر اپنی اچھائیوں پر ہوتی ہے،اگر ہم نفلیں پڑھیں تو دل میں کہتے ہیں کہ ہم بڑے نیک ہیں،کوئی چالیس،پچاس روپیہ یا ہزار دو ہزار دے دیا تو کہتے ہیں کہ ہم بڑے سخی ہیں،ہمیں اپنے عیبوں پر نظر رکھنی چاہئے،جو اپنے عیبوں میں نظر کرتا ہے وہ اپنی اصلاح کرتا ہے،ایک اللہ والے فرماتے ہیں کہ میں اس آدمی کا بڑا شکر گذار ہوں جو میرے پاس میرے عیبوں کا تحفہ بھیجے،مجھے بتائے کہ تمہارے اندر یہ عیب ہے،اللہ والے اپنے عیبوں پر نظر رکھتے ہیں،اپنی اچھائیاں نہیں دیکھتے۔

ایک بزرگ کا دلچسپ واقعہ

ایک اللہ والے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ بیٹھے ہوئے اپنے آپ سے کہہ رہے تھے،تو بڑا بخیل ہے۔دیکھئے! کیسے اپنا علاج کر رہے ہیں،اپنے نفس کو لتاڑ رہے ہیں،اپنے نفس سے کہتے ہیں تو بڑا بخیل ہے،تو نفس نے جواب دیا کہ میں بخیل نہیں ہوں،بلکہ میں تو بڑا سخی ہو تو انہوں نے اُس سے کہا کہ اچھا تمہارا امتحان ہے وہ یہ کہ جب کل صبح ہو جائے تو تمہارے پاس جتنے پیسے ہوں جو غریب آدمی پہلے پہل

ملےتم اس کوخوش دلی سے دے دینا،اگرتم نے دل کی خوشی سے دے دئےتوتم واقعی سخی ہو،اگرنہیں دئے توتم بخیل ہو، اپنے ساتھ یہ طے کرلیا جب صبح ہوئی تو اپنی تھیلی میں دیکھا تو پچاس دینار تھے یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی لیکن اب تو طے ہو چکا تھا کی اگرتم نے خوش دلی سے دیا توتم سخی ہو، نہ دیا تو بخیل ہو، ماشاءاللہ اُٹھے وہ دینار ہاتھ میں لئے باہر نکلے کہ کوئی غریب آدمی ملے تو اس کو دوں، آگے چلے، کیا دیکھا کہ ایک حجام کی دکان پر ایک نابینا حافظ صاحب حجامت بنوار ہے تھے، کپڑے میلے ہیں سوچا کہ یہ مستحق ہیں ان کو دینے چاہئیں، قریب گئے کہا حافظ صاحب! آپ کو پچاس دینار ہدیہ پیش کر رہا ہوں، اس حافظ صاحب نے کہا کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے یہ حجام میری حجامت بنار ہا ہے میرے پاس اس کو دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں تم اس کو دے دو، اب یہ سوچ میں پڑ گئے کہ حجام کے تو ایک دوروپے بنتے ہیں یہ تو پچاس دینار ہیں اور ایک دینار کئی ہزار روپے کا ہے یہ حجام کو کیسے دے دوں؟ تو خیال کیا کہ حافظ صاحب نے میری بات سمجھی نہیں ہے، کہا: حافظ صاحب! میں آپ کو پچاس دینار دے رہا ہوں، کیا سارے ہی حجام کو دے دوں؟ کہا: کہ ہاں! دے دو، اسی لئے تو کہتے ہیں کہ تم بخیل ہو۔ اللہ نے ان کی زبان سے یہ بات نکلوادی بس عجیب چوٹ پڑی کہ یہ حافظ صاحب تو مجھ سے زیادہ سخی ہیں، میں تو سوچ رہا ہوں کہ دوں یا نہ دوں؟ یہ بلا تامل کہہ رہے ہیں کہ دے دو۔ بس پیسے نکالے اور حجام کو دے دیئے، اور کہا کہ لو یہ تمہاری مزدوری ہے، ایک حجامت کرنے سے اس کو پچاس دینار مل گئے۔

لیکن حجام کی بات بھی سنو! وہ حجام بھی اللہ والا تھا، شرعی حجامت بناتا ہوگا، ناجائز نہیں بناتا ہوگا۔ اُس نے کہا کہ جب حافظ صاحب میری دکان پر آئے میں نے دیکھا کہ یہ غریب آدمی ہیں، میں نے ارادہ کیا کہ میں اللہ کی رضاء کے لئے مفت

حجامت بناؤں گا، اب میں ان ٹھیکروں کی وجہ سے اپنی نیت خراب نہیں کرنا چاہتا، میں نے کہا کہ لو بھائی یہ حجام بھی مجھ سے بڑھ گیا۔

تو میں یہ عرض کرر ہا تھا کہ اللہ والے سخی ہوتے ہیں۔اللہ نے آپ کو پیسہ دیا ہے تو اللہ کی راہ میں دو بھائی، جتنا ہو سکے زکوٰۃ وخیرات دو۔

اس مبارک ماہ میں خوب نیکیاں کمائیں

اس مبارک مہینے میں خوب نیکیاں کماؤ، صبح آپ سحری کھانے کے لئے اٹھیں تو تہجد کی چند رکعتیں بھی پڑھ لیں، چار رکعتیں پڑھ لیں، آٹھ رکعتیں پڑھ لیں، اس وقت اللہ تعالی سے گڑ گڑا کر دعا بھی مانگ لیا کریں، یا اللہ! میرا یہ کام کر دیں، یا اللہ! میرا فلاں کام کر دیں، جب افطار کرنے لگو تو بھی دعا مانگ لیا کرو، افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، قرآن پاک کی تلاوت کریں، عبادت کریں، نیکی کریں، گناہ تو یکسر ہی چھوڑ دیں، سخاوت بھی خوب کریں، اللہ نے پیسہ دیا ہے تو غریبوں کو مسکینوں کو بیواؤں کو یتیموں کو مدارس کو مساجد کو دیں، اُن کا پورا پورا تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماہِ رمضان کی قدر کی توفیق عطاء فرمائیں، اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے، صراط مستقیم پر چلائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَاأَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

مفید بیانات

از: محی السنۃ عالم ربانی حضرت مولانا مفتی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کبیر والا

مرتب: محمد سعد   مدرس جامعہ دار العلوم کبیر والا